Tangdasti kay asbab or un ka hal

تنگدستی کے اسباب اور ان کا حل

اس رسالے میں ملاحظہ فرمائیں

محتاجی کسے کہتے ہیں؟ | حاجت مند غنی ہو گیا

عیش و عشرت میں وسعت | روزی میں برکت کا بہترین نسخہ

اچھی اچھی نیتوں کا پھل

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔ فون: 4921389-90-91

شہید مسجد کھارادر، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔ فون: 2314045-2203311 فیکس 2201479

Email:maktaba@dawateislami.net/ www.dawateislami.net/ www.dawateislami.org

پیش لفظ

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ کی ذاتِ مبارَکہ یقیناً مُحتاجِ تعارف نہیں۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ شریعتِ مُطَہَّرَہ اور طریقتِ منوّرہ کی وہ یادگارِ سَلَف شخصیت ہیں جو کہ **کثِیرُ الکرامات** بُزُرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عِلماً و عَمَلاً، قولاً و فِعلاً، ظاہِراً و باطِناً **اَحکاماتِ الٰہیہ** کی بجا آوری اور **سُنَنِ نَبَوِیَّہ** کی پَیرَوی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔ آپ اپنے بیانات، تحریرات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اصلاحِ اعمال کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ کے یک رنگ قابلِ تقلید مثالی کردار، اور تابعِ شَرِیْعت بے لاگ گُفتار نے ساری دنیا میں لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا ہے۔

چونکہ صالحین کے واقعات میں دلوں کی جِلا، روحوں کی تازگی اور فکر و نظر کی پاکیزگی پِنْہاں ہے۔ لہٰذا امّت کی اصلاح و خیر خواہی کے مقدس جذبے کے تحت **شعبۂ اصلاحی کتب** (مَجْلِسُ اَلْمدینۃُ الْعِلْمِیّۃ) نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ کی حیاتِ مبارَکہ کے روشن اَبواب، مثلاً آپ کی عبادات، مجاہدات، اخلاقیات و دینی خدمات کے واقعات کے ساتھ ساتھ آپ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات و کرامات اور آپ کی تصنیفات و مکتوبات، بیانات و ملفوظات کے فُیوضات کو بھی شائع کرنے کا قَصْد کیا ہے۔ **اس** سلسلے میں آپ مدظلہ العالی کے ملفوظات اور تحریری رسائل سے ماخوذ رسالہ ''**تنگدستی کے اَسباب** اور **اُن کا حل**'' پیشِ خدمت ہے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) اس کا بغور مطالعہ ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کی مَدَنی سوچ پانے کا سبب بنے گا۔''

شعبہ اصلاحی کُتُب مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ ﴿دعوتِ اسلامی﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

شیطٰن لاکھ سستی دلائے اس مختصر رسالے کا اوّل تا آخِر مطالعہ فرمالیں

دُرودشریف کی فضیلت

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اَہلسنّت ، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے ضیائے دُرُودوسلام میں فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر شبِ جُمُعَہ اور جُمُعَہ کے روز سو بار دُرُودشریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ (تفسیر درِمنثور، ج ۶، ص ۶۰۴، دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تنگدستی کے اَسباب اوران کا حل

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِضا کیلئے ہونا چاہیے، مگر آہ! ہماری بے عَمَلی!

شاید اسی وجہ سے آج ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، کوئی قرضدار ہے تو کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار، کوئی تنگدست ہے تو کوئی بے رُوزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، الغَرَض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گِرِفتار ہے۔ ان میں سرفہرست تنگ دستی اور رزق میں بے برکتی کا مسئلہ ہے شاید ہی کوئی گھرانا اس پریشانی سے محفوظ نظر آئے۔ تنگ دستی کا سبب عظیم خود ہماری بے عملی ہے جس کو سورۂ شوریٰ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَمَآ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ۝ (پ۲۵، الشُّوریٰ آیت ۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی۔ وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف کر دیتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ اعمالِ بد سے توبہ کر کے نیک اعمال میں مشغول ہوجائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سورۂ اعراف میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ (پ۸، الاعراف: ۵۶)

(ترجمۂ قرآن کنز الایمان) بیشک اللہ کی رَحمت نیکوں سے قریب ہے

ناگفتہ بہ حالات

افسوس! آج کا مسلمان اپنے مسائل کے حل کے لئے مشکل ترین دُنیوی ذرائع استعمال کرنے کو تو تیار ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے رَسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عطا کردہ روزی میں بَرَکت کے آسان ذرائع کی طرف اسکی توجہ نہیں۔ آج کل بیرُوزگاری و تنگدستی کے گمبھیر مسائل نے لوگوں کو بے حال کر دیا ہے۔ شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو تنگدستی کا شکار نہ ہو۔

یاد رکھئے! رِزْق میں بَرَکت کے طالب کیلئے ضَروری ہے کہ وہ پہلے رزْق میں بے بَرَکتی کے اسباب سے آگاہی حاصل کر کے ان سے چھٹکارا حاصل کرے، تاکہ رزْق میں بَرَکت کے ذرائع حاصل ہونے پر کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

اس سلسلے میں احادیثِ مبارَکہ کی روشنی میں تنگدستی کے اسباب اور آخر میں ان کا حل بھی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بغور مطالَعہ فرمائیں اور اپنے روزمرہ کے معمولات میں اسکا نفاذ کر کے رِزْق میں بَرَکت کے اسباب کیجئے۔

مَدَنی پھول

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ فرماتے ہیں کہ رِزْق میں بَرَکت کا صرف

یہ معنیٰ نہ سمجھیں کہ دولت کا انبار لگ جائے بلکہ کم رِزْق میں گزارہ ہو جانا اور جو مل جائے اُس پر قَناعَت کی سعادت پانا بھی **بہت بڑی بَرَکت ہے۔**

تنگدستی کی وجوہات

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ نے ایک بار فرمایا، آج کل رِزْق کی بے قدری اور بے حرمتی سے کون سا گھر خالی ہے، **بنگلے میں رہنے والے اَرَبْ پَتِی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والا مزدور تک اس بے احتیاطی کا شکار نظر آتا ہے**، شادی میں قِسْم قِسْم کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شوربا، چاول اوران کے اجْزا بہا کر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ نالی کی نذر کر دیئے جاتے ہیں، ان سے ہم سب واقف ہیں، کاش رِزْق میں تنگی کے اس عظیم سبب پر ہماری نظر ہوتی۔

اُمُّ الْمومِنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، عائشہ (رضی اللہ عنہا) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ

چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے لوٹ کر نہیں آئی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، الحدیث ۳۳۵۳، ج ۴، ص ۴۹، دار المعرفہ بیروت)

تجارت میں قَسَم سے بَرَکت زائل ہوجاتی ہے

آج کل کئی دکاندار روزی میں بندِش ختم کروانے کیلئے تعویذات، عملیات اور دعا کے ذرائع تو اپناتے ہیں، مگر روزی میں بَرَکت کے زائل ہونے کا ایک بڑا سبب خرید و فروخت میں بے احتیاطی، اسکی طرف توجہ نہیں کرتے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ پیارے مَدَنی آقا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، کہ بَیع (یعنی تجارت) میں قَسَم کی کثرت سے پرہیز کرو کہ یہ اگرچہ مال کو بِکوا دیتی ہے مگر بَرَکت کو مٹا دیتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقات والمزارعۃ، باب النھی عن الحلف، الحدیث ۱۶۰۷، ص ۸۶۸، دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیں جب سچی قَسَم کی کثرت کا یہ حال ہے تو جھوٹی قَسموں اور رِزْق میں حرام کی آمیزش کا کتنا وَبال ہوگا۔

اسلیئے اکثر احادیثِ مبارَکہ میں جہاں تجارت کا ذکر آتا ہے، ساتھ ہی ساتھ جھوٹ بولنے اور جھوٹی قَسَم کھانے کی ممانَعت بھی آتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اگر تاجر

اپنے مال میں بَرَکت دیکھنا چاہتا ہے تو سچی قَسَم کھانے سے بھی پرہیز کرے ۔

راشن میں بے بَرَکتی

آج کل یہ شکوہ بھی عام ہے کہ پہلے جتنا راشن مہینے بھر چلتا تھا۔اب ۱۵ دن میں ہی خَتم ہو جاتا ہے۔کاش کہ ہم اس پر بھی غور کر لیتے کہ کھانا کھاتے وقت ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہ شَرِیْف پڑھ لیتے ہیں یا نہیں؟

شیطان کی شرکت

کھانے یا پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شَرِیْف پڑھنا سنت ہے۔حضرت سیّدنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے شیطٰن اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام، الحدیث ۲۰۱۷ ص ۱۱۱۶، دار ابن حزم بیروت)

اسلئے کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شَرِیْف نہ پڑھنے سے کھانے کی بَرَکت زائل ہو جاتی ہے۔اگر ایک بھی شخص بغیر بِسْمِ اللّٰہ شَرِیْف پڑھے کھانے میں شامل ہو جائے تو بھی کھانے سے بَرَکت زائل ہو جاتی ہے۔

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں ہم سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابرَکت میں حاضر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، ابتداء میں اتنی بَرَکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی، مگر آخِر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی، یارَسُوْلَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا، ہم سب نے کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص بغیر بِسْمِ اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اس کے ساتھ شیطٰن نے کھانا کھالیا۔

(شرح السنۃ کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الاکل، الحدیث ۲۸۱۸، ج ۶، ص ۶۱، دارالکتب العلمیۃ)

عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں، ناخنوں کا بڑھا ہوا ہونا (بھی) تنگیِ رِزْق کا سبب ہے۔ (چالیس دن سے زائد ناخن بڑھانا مکروہ تحریمی ہے)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراہۃ، الباب التاسع عشر، ج ۵، ص ۳۵۸، مطبوعہ کوئٹہ)

تنگدستی کے "44" اسباب

قبلہ شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف "فیضانِ سنّت" کے باب "آدابِ طعام" میں ص 88 تا 90 پر تحریر فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح روزی میں بَرَکت کی وجوہات

ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں اگران سے بچا جائے تواِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت دیکھیں گے**۔آپ کی معلومات کے لئے **تنگدستی کے 44 اَسباب** عرض کرتا ہوں۔

﴿۱﴾ بِغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا، ﴿۲﴾ ننگے سر کھانا، ﴿۳﴾ اندھیرے میں کھانا کھانا، ﴿۴﴾ دروازے پر بیٹھ کر کھانا، ﴿۵﴾ میت کے قریب بیٹھ کر کھانا، ﴿۶﴾ جِنابَت (یعنی جماع یا احتلام کے بعد غسل سے قبل) کھانا کھانا، ﴿۷﴾ چارپائی پر بِغیر دستر خوان بچھائے کھانا ﴿۸﴾ نکلے ہوئے کھانے میں دیر کرنا، ﴿۹﴾ چار پائی پر خود سرہانے بیٹھنا اور کھانا پائینتی (یعنی جس طرف پاؤں کئے جاتے ہیں اس حصے) کی جانب رکھنا ﴿۱۰﴾ دانتوں سے روٹی کُتَرنا، (برگر وغیرہ کھانے والے بھی احتیاط فرمائیں) ﴿۱۱﴾ چینی یا مِٹّی کے ٹوٹے ہوئے برتن استعمال میں رکھنا خواہ اِس میں پانی پینا (برتن یا کپ کے ٹوٹے ہوئے حصّے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہ ہے، مِٹّی کے دراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصّہ سے تھوڑی سی بھی مِٹّی اُکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا نہ کھایئے کہ مَیل کچیل اور جراثیم پیٹ میں جاکر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ﴿۱۲﴾ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا، ﴿۱۳﴾ جس

برتن میں کھانا کھایا اُسی میں ہاتھ دھونا،﴿۱۴﴾خِلال کرتے وقت جو ریشہ و ذرّات وغیرہ دانتوں سے نکلے اسے پھر منہ میں رکھ لینا،﴿۱۵﴾کھانے پینے کے برتن کُھلے چھوڑ دینا،(کھانے پینے کے برتن **بسم اللّٰہ** کہہ کر ڈھانک دینے چاہئیں کہ بلائیں اُترتی ہیں اور خراب کردیتی ہیں پھر وہ کھانا اور مُشروب بیماریاں لاتا ہے)

﴿۱۶﴾روٹی کو خوار رکھنا کہ بے اَدَبی ہو اور پاؤں میں آئے۔

(ملخص از: **سنی بہشتی زیور** ص **۵۹۵** تا **۶۰۱**)

حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تنگدستی کے جو اَسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں۔﴿۱۷﴾زیادہ سونے کی عادت (اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے)﴿۱۸﴾ننگے سونا﴿۱۹﴾بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا (لوگوں کے سامنے عام راستوں پر بلا تکلُّف پیشاب کرنے والے غور فرمائیں)﴿۲۰﴾دستر خوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اُٹھانے میں سُستی کرنا ﴿۲۱﴾پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا،﴿۲۲﴾گھر میں کپڑے سے جھاڑو نکالنا﴿۲۳﴾رات کو جھاڑو دینا﴿۲۴﴾کوڑا گھر ہی میں چھوڑ دینا﴿۲۵﴾مَشائخ کے آگے چلنا﴿۲۶﴾والِدَین کو ان کے نام سے پُکارنا﴿۲۷﴾ہاتھوں کو گارے یا مِٹّی

سے دھونا۔ ﴿۲۸﴾ دروازے کے ایک حصّے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا، ﴿۲۹﴾ بیتُ الخَلا میں وُضو کرنا ﴿۳۰﴾ بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا، ﴿۳۱﴾ چہرہ لباس سے خشک کرلینا ﴿۳۲﴾ گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا ﴿۳۳﴾ نَماز میں سُستی کرنا ﴿۳۴﴾ نَمازِ فَجر کے بعد مسجِد سے جلدی نکل جانا ﴿۳۵﴾ صبح سویرے بازار جانا ﴿۳۶﴾ دیر گئے بازار سے آنا ﴿۳۷﴾ اپنی اولاد کو ''کوسنیں'' (یعنی بددعائیں) دینا (اکثر عورتیں بات بات پر اپنے بچوں کو بددعائیں دیتی ہیں اور پھر تنگدستی کے رونے بھی روتی ہیں) ﴿۳۸﴾ گناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا ﴿۳۹﴾ چراغ کو پھونک مار کر بُجھا دینا ﴿۴۰﴾ ٹُوٹی ہوئی کنگھی استِعمال کرنا ﴿۴۱﴾ ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا ﴿۴۲﴾ عِمامہ بیٹھ کر باندھنا اور ﴿۴۳﴾ پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا ﴿۴۴﴾ نیک اعمال میں ٹال مٹول (ٹال۔مَ۔ٹول) کرنا۔

(تَعلِیمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیْقُ التَّعَلُّمِ ۷۳ تا ۷۶ بابُ المدینہ کراچی)

خاص بات

رِزْق میں بَرَکت کے طالب کو چاہیے کہ وہ مذکورہ بے بَرَکتی کے اسباب پر نظر رکھتے ہوئے ان سے نَجات کی ہر ممکن صورت میں کوشش کرے یہ بھی معلوم ہوا کہ کثرتِ گناہ

کے سبب رِزْق میں بَرَکت ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا گناہوں سے ہر صورت بچنے کی کوشش کرے کہ گناہ، کثیر آفات وبَلِیّات کے نُزول کا سبب بھی ہوتے ہیں۔

لمحۂ فکریہ

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُھُم العالِیہ فرماتے ہیں کہ کوئی اپنے کردار سے ظاہر کرے کہ میں نمازیں بھی قضا کروں اور اس کی نُحوست کے اثرات سے بھی مَحفوظ رہوں، کھاتے پیتے وقت بِسْمِ اللہ شَرِیف نہ پڑھ کر شیطٰن کو بھی شامل رکھوں اور رِزْق میں بَرَکت کی خواہش بھی کروں۔ خرید وفروخت کے وقت حلال و حرام کی تمیز بھی نہ رکھوں اور رزق میں کشادگی کا طالب بھی رہوں تو آپ خود فیصلہ فرمائیں! یہ کس طرح ممکن ہے کہ آگ میں ہاتھ ڈالنے والے کا ہاتھ نہ جلے۔

وسوسۂ شیطانی کی کاٹ

ہو سکتا ہے کسی کو شیطٰن یہ وَسوَسہ ڈالے کہ، فُلاں بے نمازی، حرام کمانے والا اور سنتوں کا تارِک، جو دِن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے رَسُوْل صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناراضگی والے کاموں میں مشغول رہتا ہے، مگر اس کے رِزْق میں بے بَرَکتی کے بجائے، اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ میرے پیارے اسلامی

بھائی! یہ شیطٰن کا خطرناک وار ہے! اس نظریہ سے سوچیں گے تو فی زمانہ ہر جگہ دُنیوی ترقی میں بظاہر کفارِ بداَطوار آگے آگے نظر آتے ہیں۔

یاد رکھیں، کسی کی بدعقیدگی و بداعمالیوں کے باوُجود دُنْیوِی نعمتوں کا حُصول اسکے لئے باعث فضیلت نہیں، لہٰذا مسلمان کو شیطانی وسوسوں میں پڑنے کے بجائے اپنے مسائل قرآن وحدیث کی روشنی میں ہی حل کرنے چاہیے۔

توجہ فرمائیں

ان اسلامی بھائیوں کیلئے جو آج تنگدستی کا شکار نہیں (دن رات دکانیں چل رہی ہیں، لاکھوں کا کاروبار ہے) مذکورہ بالا اسباب ان کیلئے بھی باعثِ تشویش ہیں۔ اگر وہ بھی اپنی ذات میں اِن اَسباب کو پاتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ بلا تاخیر ان سے نَجات کی صورت کرکے اپنی روزی کے تحفظ کا سامان کریں۔

تنگدستی سے نَجات

رِزْق میں بَرَکت کا حُصول اتنا مشکل نہیں بشرطِیکہ حقیقی ذرائع سے اس کیلئے کوشش ہو۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۷۱۶۶، ج ۵، ص ۲۳۱، دار الفکر عمان)

خیر و بَرَکت کا حُصول

ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وُضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت بھی وُضو کرے یعنی ہاتھ منہ دھوئے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹، دار المعرفہ بیروت)

کھانے کے وُضو کا طریقہ

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنّت ہے، اگر کھانے کیلئے کسی نے منہ نہیں دھویا تو یہ نہیں کہیں گے کہ اس نے سنّت ترک کردی۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الحادی عشر، ج ۵، ص ۳۳۷، مطبوعہ کوئٹہ)

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ فرماتے ہیں کہ بدقسمتی سے آج کھانے کا وُضُو کرکے سنت کے مطابق بیٹھ کر کھانا اور آخِر میں برتن چاٹ کر پانی سے دھو کر پینے والی مبارَک سنّتیں مَتروک نظر آتی ہیں۔ کاش! ان میٹھی سنتوں کو زندہ کرنے کے عزمِ مُصَمَّم کے ساتھ تحریک شروع ہو۔

عیش وعشرت میں وُسْعَت

سیدُنا امام محمد غزّالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں روٹی کے ٹکڑے اور ذرّوں کو چن لیں کہ حدیثِ پاک میں ہے جو شخص اس طرح کرتا ہے اس کے عیش وعشرت میں وُسْعَت کی جاتی ہے، اور اس کے بچے صحیح وسلامت اور بے عیب ہونگے اور وہ ٹکڑے حوروں کا مَہر ہوں گے۔

(کیمیائے سعادت، اصل اول آداب الطعام، باب اما پس از طعام، ج۱، ص۳۷۴، انتشارات گنجینہ تہران)

مل کر کھانے میں بَرَکت ہے

حضرت امیر المؤمنین سیدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ اکٹھے کھاؤ، الگ الگ نہ کھاؤ کہ بَرَکت جماعت کے ساتھ ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الاجتماع علی الطعام، الحدیث ۳۲۸۷، ج۴، ص۲۱، دار المعرفہ بیروت)

فی زمانہ اَلْمِیَّہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا مسلمان سخت گرمی میں رُوزگار کی تلاش میں مارا مارا تو پھرتا ہے، مگر بد قسمتی سے رِزْق میں بَرَکت کے ان آسان اور یقینی حل کو اپنانے کیلئے تیار نہیں۔ کاش! کہ آج مسلمان اَحکامِ اسلام پر صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو بیرُوزگاری کا مُعاملہ، جو آج بینَ الاقوامی مَسْئَلہ بن چکا ہے اس پر بآسانی قابو پایا جاسکتا ہے، اور یہ حل صرف موجودہ مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے غیر مسلم بھی اگر اسلام کی دولت سے مالا مال ہوکر حقیقی معنوں میں سنتوں پر کاربند ہو جائیں تو اپنے مسائل کو بآسانی حل کرسکتے ہیں۔

تنگدستی سے نَجات کے 20 مَدَنی حل

﴿۱﴾ مشائخِ کِرام فرماتے ہیں، کہ دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہوسکتیں مفلسی اور چاشت کی نماز، (یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہوگا، ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی مفلس نہ ہوگا۔)

حضرت شفیق بَلْخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہم کو پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں۔ (اس میں سے ایک یہ بھی ہے) کہ جب

ہم نے روزی میں بَرَکت طلب کی تو ہم کو نمازِ چاشت پڑھنے میں مُیَسَّر ہوئی ۔ (یعنی رِزْق میں بَرَکت پائی) (ملخص از فیضانِ سنت باب فضائلِ نوافل ص ۱۰۱۱)

﴿۲﴾ اَیّامِ بَیض یعنی ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کو روزے رکھنا۔ ''فتوح الاوراد'' میں منقول ہے کہ تجربے سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جو کوئی اَیّامِ بَیض کے روزے رکھے ،اس کے رِزْق میں وُسْعَت ہوگی۔ دنیاوی آفتوں سے مَحفوظ رہےگا اور (اِنْ شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) دونوں جہاں میں بَرَکتوں سے مالا مال ہوگا۔

﴿۳﴾ سورۂ واقعہ کا ہمیشہ بالخُصوص بعدِ مغرب پابندی سے پڑھنا۔ ﴿٤﴾ مَردوں کو سنّتِ فجر اپنے گھر میں پڑھ کر، فرْض نماز کے لیے مسجد میں جانا۔ (بعض روایات میں آیا ہے جس شخص نے فجر کی سنّتیں اپنے گھر میں پڑھیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا رِزْق کُشادہ کرتا ہے اور اسکا اَہل وعِیال اور رشتہ داروں سے جھگڑا کم ہوجاتا ہے اور اِنْ شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا)۔ ﴿۵﴾ نمازِ پنجگانہ کے لیے اذان کا جواب دینا اور اس کا احترام بجالانا، کہ لیٹا ہوا بیٹھ جائے اور اَورادووظائف بلکہ تلاوتِ قرآن بھی مَوقوف کردے، سَر پَر (عمامہ شریف) ٹوپی (اور اسلامی بہنیں) دوپٹا

وغیرہ رکھ لے، ہرگز ہرگز دنیا کی کوئی بات نہ کرے کہ (معاذ اللہ) برے خاتِمے کا اَندیشہ ہے۔ ﴿٦﴾ دینی معلومات یعنی سنّتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف رہنا۔ ﴿٧﴾ دوسروں تک علمِ دین پہنچانا اگرچہ قرآن کی ایک آیت یا دین کا ایک مسئلہ کہ دوسروں کو تم سے جو خیر پہنچے وہ تمہارے لیے مبارَک ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی کاموں میں مشغولیت بالخصوص مدنی انعامات سے معطر معطر مدنی قافلے میں سفر اسکا ایک بہترین ذریعہ ہے۔) اس ضِمن میں کسی نے ایک سچا واقعہ سنایا کہ ایک مزدور نے دعوتِ اسلامی کے تین دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کیا، واپسی پر سیٹھ نے بتایا کہ گودام کی صفائی کے دوران جو گندم نکلی اسے بیچ کر رقم مزدوروں میں تقسیم کی گئی، پانچ سو روپے تمہارا حصہ بنا ہے۔ مزدور حیرت زدہ رہ گیا کہ چھٹی نہ کرنے کی صورت میں شاید صرف تین سو روپے کما تا، مگر الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے پانچ سو روپے ملے۔ ﴿٨﴾ نمازِ تَہَجُّد پڑھتے رہنا، ﴿٩﴾ توبہ کرتے رہنا اور فَجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ستّر بار اِسْتِغْفار کرنا، ﴿١٠﴾ گھر میں آیۃُ الکُرسی اور سورۂ اِخْلاص پڑھنا، ﴿١١﴾ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطِمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا پڑھنا، (یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر) ﴿۱۲﴾ قرآنِ مجید اور (عُلَماءِ اَہلسنّت کی) کتابیں دینی مدرسوں کے لیے وقف کرنا (مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل شادی، غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں تقسیم کرنے کی ترکیب اور گاہکوں کو بانیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر کچھ رسائل رکھنے کا معمول بنانے کے ساتھ اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّہ کے ہر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی مَدَنی کوشش بھی رزق میں بَرَکت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔)

﴿۱۳﴾ والدین کی خدمت میں مصروف رہنا، ﴿۱۴﴾ دن بھر میں کم از کم ایک بار سورۃ المُزَمِّل اور سورۂ نباء کی تلاوت کرنا، ﴿۱۵﴾ سورۃ الملک بعد عشاء پڑھ کر سونا، ﴿۱۶﴾ شبِ جُمُعَہ میں سورۂ کہف پڑھنا، ﴿۱۷﴾ گھر میں سِرْکہ رکھنا، ﴿۱۸﴾ اِسی طرح روایت میں ہے کہ اتوار کے دن (جو ناخن) ترشوائے فاقہ نکلے گا اور تَوَنگری (خوش حالی) آئے گی۔ (فیضانِ سنت جدید ص ۵۴۹)

﴿۱۹﴾ عاشورہ (یعنی دس مُحَرَّمُ الحرام) میں مسکینوں کو کھانا کھلانا کہ روایت کے

مطابق آج کے روز جو چیز دوسروں کو کھلائی پلائی جاتی ہے سال بھر تک اس میں بَرَکت رہتی ہے۔(اسی لیے مسلمانوں میں کھچڑے کا عمل جاری ہے)،

﴿۲۰﴾ بکثرت دُرود شریف پڑھنا۔(ملخص ازسنی بہشتی زیور صفحہ نمبر۶۰۹)

حاجت مَند غَنی ہوگیا

ایک نیک آدمی تھا، اس نے غَلَبہ شوق کے ساتھ پانچ سو بار دُرود شریف کا روزانہ وِرْد شروع کردیا۔اس کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کو غنی کردیا اور ایسی جگہ سے اسکو رِزْق عطا فرمایا کہ اسے پتا بھی نہ چل سکا، حالانکہ اس سے پہلے وہ مفلس اور حاجت مند تھا۔ (ملخص از فیضان سنت ص ۱۵۱)

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُم العالیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص مذکورہ تعداد میں دُرُودِ پاک کا وِرد کرے اور مذکورہ تنگدستی کے اسباب سے بچتے ہوئے اس سے نَجات کے حل بھی اپنائے، مگر پھر بھی اس کا فقْر (یعنی تنگدستی ومحتاجی) دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فُتُور (یعنی فساد) ہے کہ اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے کام نہیں بن سکا۔

دَرْ اَصْل دُرُودِ پاک پڑھنے یا مذکورہ اسباب سے بچنے اور نَجات کے حل اپنانے میں نیت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا قُرب حاصل کرنے کی ہوتو ان شآء اللہ عَزَّوَجل محتاجی ضَرور دور ہوگی۔

مُحتاجی کسے کہتے ہیں؟

یاد رکھیئے ! محتاجی صرف مال کی کمی کا نام نہیں ہے بلکہ بسا اوقات مال کی کثرت کے باوُجود بھی انسان محتاجی کا شکوہ کرتا ہے اور یہ مذموم فِعْل ہے۔ اِنْ شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مذکورہ اعمالِ صالحہ کی بَرَکات سے قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور قناعت (یعنی جو مل جائے اس پر راضی رہنا) ہی اصْل میں غِنا (یعنی دولت مندی) ہے اور دنیاوی مال کا حریص (یعنی لالچی) ہی حقیقت میں محتاج ہے۔کوئی خواہ کتنا ہی مالدار ہو، قناعت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور دنیوی مال سے یقیناً افضل ہے، کیونکہ دنیوی مال فانی بھی ہے اور وبال بھی، کہ قیامت میں حساب دینا پڑے گا۔ (ملخص از فیضانِ سنت ص ۱۵۲)

دعائے عطار (دامَتْ بَرَکاتُھُمُ العالیہ) اے ہمارے مہربان اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے مالِ دنیا کی مَحَبَّت سے نَجات عطا فرما کر قناعت کی لازوال نعمت نصیب فرما۔ (امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)

روزی میں بَرَکت کا بہترین نسخہ

حضرت سیدُنا سَہَل بن سَعَد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اَقْدَس شفیعِ روزِ مَحشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہوکر اپنی مفلسی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، جب تم گھر میں داخل ہوتو گھر والوں کو سلام کرو اور اگر کوئی نہ ہوتو مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک بار قل ھواللہ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مالا مال کردیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی بھی خدمت کی۔

(الجامع لاحکام القرآن، للقرطبی، ج۲۰، ص۲۳۱، مطبوعہ پشاور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی اگر اپنے مسائل اللہ عَزَّوَجَلّ اور اسکے پیارے رَسُوْل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق حل کرنے کی سعی کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اور آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہونگے۔

تنگدستی کا علاج

زبردست مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کو خلیفہ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طَعام کے آخِر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحَدِّثِ موصوف چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ، کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا، کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے، ''جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا''۔

(اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول، ج۵ ص۵۹۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میں اِسی حدیثِ مبارَک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتَأَثِّر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیا۔ حضرتِ سیِّد ناہُدبہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حدیثِ مبارَکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہر ہوگئی۔ (ثَمَراتُ الْاَوراق ج ۱ ص ۸)

احتیاطِ امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ کوعُموماً کھانا کھا کر چائے، شربت وغیرہ پینے کے بعد برتن میں پانی ڈال کراچھی طرح ہلا جُلا کر پیتے دیکھا گیا ہے تاکہ رِزْق کا کوئی ذرہ بھی ضائع نہ ہو، ۱۴۲۳ ھ میں سفرِ چل مدینہ کے دوران آپ دامَتْ بَرَکاتُہُم العالِیہ کو دیکھا گیا کہ گرم پانی کے کپ میں Tea pack ڈال کر چائے کی پتی حل فرمائی اور دودھ، چینی ڈالنے سے پہلے Tea pack کواچھی طرح نچوڑ کر نکالا (جب کہ عُموماً لوگ بغیر نچوڑے پھینک دیتے ہیں، اور کوئی نچوڑتے بھی ہیں تو چینی ، دودھ حل کرنے کے بعد۔) آپ دامَتْ بَرَکاتُہُم العالِیہ نے جب چائے نوش فرمالی تو عرض کی گئی ، حضور! اس میں کیا حکمت ہے؟ ارشاد فرمایا، میں نے محسوس کیا کہ دودھ اور چینی ڈالنے کے بعد اگر Tea pack نچوڑا جائے تو دودھ اور چینی کے کچھ اجزاء Tea pack میں رہ جائیں گے، اس لئے میں نے احتیاطاً پہلے نچوڑ لیا، تاکہ کوئی کارآمد جُز ضائع نہ ہونے پائے۔ (سُبْحانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) واقعی امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُم العالِیہ کی مَدَنی احتیاطیں دیکھ کر دورِ اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔

ہیں شریعَت و طریقت کی حسیں تصویر جو
زُہدو تقویٰ کے نظارے حضرتِ عطار ہیں

اچھی اچھی نیّتوں کا پھل

رِزْق میں بَرَکت کیلئے اچھی اچھی نیّتیں کرنا بھی بے حد مُفید ہے، نیتوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا مرتب کردہ نیتوں کا کارڈ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

''مُرشِدُنا، شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی'' کے ''چالیس حُروف'' کی نسبت سے کھانے کی ''40 نیّتیں'' پیشِ خدمت ہیں۔

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مُرتَّب کردہ نیّتوں کی بَرَکت سے نہ صِرف کھانے کے مقصد سے آگاہی حاصل ہوگی بلکہ اِنْ شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِزْق کی بے حُرمتی سے بچاؤ کا مَدَنی ذہن ملنے اور بے بَرَکتی دور ہونے کے ساتھ آخِرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حُصول کے اسباب بھی ہونگے۔

کھانے کی ''40'' نیتیں

فَرمانِ مُصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ''مسلمان کی نیّت اسکے عَمَل سے بہتر ہے۔''

(طبرانی معجم کبیر، حدیث ۵۹۴۲، ج ۵، ص ۸۵، داراحیاء التراث العَرَبی بیروت)

﴿۲،۱﴾ کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ مُنہ کا اِگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) ﴿۳﴾ عبادت ﴿۴﴾ تِلاوت ﴿۵﴾ والدین کی خدمت ﴿۶﴾ تحصیلِ عِلمِ دین ﴿۷﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافِلے میں سفر ﴿۸﴾ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۹﴾ اُمورِ آخِرت اور ﴿۱۰﴾ حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنَم لیتی ہیں) ﴿۱۱﴾ زمین پر ﴿۱۲﴾ دستر خوان بچھانے کی سنّت ادا کر کے ﴿۱۳﴾ سنّت کے مطابِق بیٹھ کر ﴿۱۴﴾ کھانے سے قبل بسم اللہ اور ﴿۱۵﴾ دیگر دُعائیں پڑھ کر ﴿۱۶﴾ تین انگلیوں سے ﴿۱۷﴾ چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ﴿۱۸﴾ اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا ﴿۱۹﴾ ہر دو ایک لقمہ پر **یَا وَاجِدُ** پڑھوں گا ﴿۲۰﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھالوں گا ﴿۲۱﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑوں گا تا کہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں ﴿۲۲﴾ ہڈّی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے

بعد پھینکوں گا ﴿۲۳﴾ بھوک سے کم کھاؤں گا ﴿۲۴﴾ آخِر میں سنّت کی ادائیگی کی نیّت سے برتن اور ﴿۲۵﴾ تین بار انگلیاں چاٹوں گا ﴿۲۶﴾ کھانے کے برتن دھو کر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿۲۷﴾ جب تک دستر خوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وقت تک بِلا ضَرورت نہیں اُٹھوں گا (کہ یہ بھی سنّت ہے) ﴿۲۸﴾ کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا ﴿۲۹﴾ خِلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیّتیں

﴿۳۰﴾ دسترخوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا ﴿۳۱﴾ مسلمانوں کے قرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿۳۲﴾ ان کو بوٹی، کدّو شریف، کُھرچن اور پانی وغیرہ کی پیش کش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا ﴿۳۳﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا ﴿۳۴﴾ کھانے کی نیّتیں اور ﴿۳۵﴾ سنّتیں بتاؤں گا ﴿۳۶﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿۳۷﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ﴿۳۸﴾ غذا کا عمدہ حصّہ مَثَلًا بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا ﴿۳۹﴾ ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا ﴿۴۰﴾ کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہو سکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے یاوَاجِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

دورانِ طعام پانی اور بعدِ طعام چائے پینے کی ترکیب رہتی ہے۔لہٰذا **چائے اور پانی پینے کی نیتیں** بھی پیشِ خدمت ہیں۔

''سرکار کی سنّت مرحبا'' کے **پندرہ** حُروف کی نسبت سے پانی پینے کی 15 نیتیں

﴿۱﴾ عبادت ﴿۲﴾ تِلاوت ﴿۳﴾ والدین کی خدمت ﴿۴﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿۵﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافلے میں سفر ﴿۶﴾ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۷﴾ اُمورِ آخرت اور ﴿۸﴾ حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا۔ یہ نیّتیں اُسی وقت مُفید ہوں گی جب کہ فریزر یا برف کا خوب ٹھنڈا پانی نہ ہو کہ ایسا پانی مزید بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ ﴿۹﴾ بیٹھ کر ﴿۱۰﴾ بسم اللہ پڑھ کر ﴿۱۱﴾ اُجالے میں دیکھ کر ﴿۱۲﴾ چوس کر ﴿۱۳﴾ تین سانس میں پیوں گا ﴿۱۴﴾ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا ﴿۱۵﴾ بچا ہوا پانی نہیں پھینکوں گا۔

''علمِ دین'' کے چھ حُروف کی نسبت سے چائے پینے کی 6 نیتیں

﴿۱﴾ بسم اللہ پڑھ کر پیوں گا ﴿۲﴾ سُستی اُڑا کر عبادت ﴿۳﴾ تلاوت ﴿۴﴾ دینی کتابت اور ﴿۵﴾ اسلامی مطالعہ پر قوت حاصل کروں گا ﴿۶﴾ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں، اس طرح کے مقاصِدِ حَسَنہ یعنی اچّھے مقصدوں کے حُصول کی نیّتوں سے پئیں گے تو اِن شآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ہر نیّت پر جُدا جُدا ثواب ملے گا۔ **مَدَنی مشورہ** ہے کہ دن رات میں صِرف دو تین بار آدھے کپ چائے سے گزارہ کیجئے۔ زیادہ چائے پیٹ میں اُنڈیلنے والے کا شُوگر، گُردہ اور مثانہ وغیرہ کے اَمراض سے بچنا سخت دشوار ہے۔

اچھی اچھی **نیّتوں** سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتُہُم العالیہ کا منفرِد سنّتوں بھرا بیان "**نیّت کا پھل**" اور آپ کے مُرتّب کردہ دیگر، **کارڈز** یا **پمفلٹ** **مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے حاصِل فرمائیں۔

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی، غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں **مکتبۃ المدینہ** کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمایئے۔ **گاہکوں** کو بانیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر کچھ رسائل رکھنے کا معمول بنایئے۔ اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّہ کے **ہر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں۔**

شیطٰن لاکھ سستی دلائے مگراس مضمون کا اول تا آخِر ضَرور مطالعہ فرمائیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے۔ اعلٰی حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے، جس کو زندگی میں سلْب ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے ("برے خاتمے کے اسباب ص ۱۴) **ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی "مرشدِ کامل" سے مُرید ہونا بھی ہے۔**

بَیْعَت کا ثُبوت اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ (سورة بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

(ترجمۂ قرآن کنزالایمان) "جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔ نورُ العِرفان فی تفسیرُ القرآن میں مفسرِ شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیئے شَرِیْعَت میں "تَقْلِید" کرکے، اور طریقت میں "بَیْعَت" کرکے، تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطٰن ہوگا۔" **اس آیت میں تقلید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثُبوت ہے۔"**

آج کے پُرفتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضَرور ہے، مگر کامِل اور ناقص پیر کا امتیاز مشکل ہے۔ یہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی امّت کی اصلاح کیلئے اپنے اَولیاء کرام پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت وفراست کے ذریعے لوگوں کو اپنی اور دیگر مسلمانوں کی اصلاح کا مَدَنی ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں۔

مرشدِ کامل جس کی ایک مثال تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیرسیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے۔ جس کے امیر، بانیِ دعوت اسلامی، امیرِ اَہلسنّت ابوبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **خلیفۂ قطبِ مدینہ**، مفتی اعظم پاکستان حضرت **مفتی وقار الدین قادری** علیہ الرحمۃ **کے پوری دنیا میں واحد خلیفہ ہیں**۔ (آپ کو شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند **مفتی شریف الحق** امجدی علیہ الرحمۃ نے سلاسلِ اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کی خلافت و کتب واحادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی، جانشین **شہزادہ سیدی قطبِ مدینہ** حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اسانید و اجازات سے نوازا ہے۔ **دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ سے آپ کو خلافت حاصل ہے**۔)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ **حضورغوثِ اعظم** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں! **''میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عزوجل) ضامن ہوں۔''** (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مَدَنی مشورہ جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ کو غنیمت جانے اور بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

شیطانی رکاوٹ مگر یہ بات ذہن میں رہے! کہ چونکہ **حضورغوثِ پاک علیہ الرحمۃ** کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مُرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

آپ کے دل میں خیال آئے گا، میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں، دوستوں کا بھی مشورہ لے لوں، ذرا نماز کا پابند بن جاؤں، ابھی جلدی کیا ہے، ذرا مُرید بننے کے قابل تو ہو جاؤں، پھر مُرید بھی بن جاؤں گا۔ میرے پیارے اسلامی بھائی! **کہیں قابل بننے کے انتظار میں موت نہ آسنبھالے**، لہٰذا مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

شجرۂ عطاریہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بہت ہی پیارا "**شَجَرہ شریف**" بھی مرتب فرمایا ہے۔ جس میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہیۓ، جادو ٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہیۓ، اسی طرح کے اور بھی بہت سے "**اَوراد**" لکھے ہیں۔

اس شجرے کو صرف وہی پڑھ سکتے ہیں، جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں **مُرید یا طالب** ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دن کا بچہ بھی ہو تو اسے بھی **سرکارِ غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں مرید کروا کر **قادِری رَضوی عطاری** بنوادیں۔

بلکہ امّت کی خیر خواہی کے پیشِ نظر، جہاں آپ خود **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہونا پسند فرمائیں وہاں انفرادی کوشش کے ذریعے اپنے عزیز واَقرباء اور اہلِ خانہ، دوست احباب ودیگر مسلمانوں کو بھی ترغیب دلا کر مُرید کروادیں۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ ہم **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **سے مُرید یا طالب ہونا چاہتے ہیں**۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگرن پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر 3**، کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انھیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ اس کے لئے نام لکھنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں **مثلاً** لڑکی ہو تو **امینہ بنتِ محمد ہاشم** عمر تقریباً تین ماہ اور لڑکا ہو تو **محمد امین بن محمد عمران** عمر تقریباً سات سال، اپنا مکمل پتا لکھنا ہر گز نہ بھولیں (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

”قادِری عطّاری“ یا ”قادِریہ عطّاریہ“ بنوانے کیلئے

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضَرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضَرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ

رزق اور عمر میں بَرَکت کا بہترین ذریعہ

امامِ اَہلسنّت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک سوال کے جواب میں جو فرمایا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"یہ کہنے میں حرج نہیں کہ مرید بننے سے عمر اور رزق میں بَرَکت ہوتی ہے کیونکہ کسی جامع شرائط پیر کی بیعت کرنا "بر" یعنی نیکی ہے اور مُطلقاً نیکی سے رِزق بڑھتا ہے اور عمر میں بَرَکت ہوتی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ شریف ج 24 ص 173 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

معلوم ہوا کہ متبعِ سنّت، جامع شرائط مرشدِ کامل سے مرید ہونا عمر اور رزق میں بَرَکت کا ذریعہ ہے۔

(مزید معلومات کیلئے اسی رسالے کے صفحہ ۳۰ تا ۳۲ مطالعہ فرمائیں)